REGD-No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۲ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

بدور قتیبہ ۔ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۹ ظہور ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

"پاکستان میں صدارتی نظام ہی مضبوط حکومت کا ضامن ہے"

موجودہ صورت میں پارلیمنٹ کا انتخاب انفرادی قابلیت کی بنیاد پر ہی بہتر ہوگا (وزیر داخلہ)

ڈھاکہ ۱۸ اگست ۔ مسٹر ذاکر حسین نے بتایا ہے کہ ملک میں صدارتی نظام ہی ایک مستحکم حکومت قائم کرسکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ایک مستحکم حکومت بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ ماضی میں بہت سی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ اور کسی حکومت کو بھی پالیسی تیار کرنے اور ان پر عمل کرنے کا موقعہ نہیں ملا ۔۔۔ وزیر داخلہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے طالب علموں کی یونینوں کے منتخب ارکان کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے مزید کہا کہ اقتصادی ترقی کی فوری ضرورت کے پیش نظر موجودہ صورت حال پاکستان میں سیاسی رسہ کشی کی اجازت نہیں دیتی۔ وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کہا کہ پاکستان کے کچھ ہمسایہ ممالک کا سلوک غیر دوستانہ ہے۔ اس لئے پاکستان کو اپنی بقاء کے لئے سب سے زیادہ استحکام کی ضرورت ہے۔

وزیر داخلہ نے جماعتی بنیاد پر پارلیمنٹ کے انتخاب کی مخالفت کی اور کہا کہ موجودہ صورت حال میں بہتر طریقہ یہ ہوگا کہ انفرادی صلاحیت اور اہلیت کی بنیاد پر انتخاب کئے جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر داخلہ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اگلے سال پاکستان میں نیا دستور نافذ ہو جائے گا۔ اور غالباً نئی پارلیمنٹ ہی نئے میزانیہ کی منظوری دے گی

متحدہ عرب جمہوریہ میں ۳۶ ارکان پر مشتمل نئی کابینہ کی تشکیل

۱۴ آسامیاں شامیوں کو دی گئی ہیں ۔ سات نائب صدروں کا تقرر

قاہرہ ۱۸ اگست ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال ناصر نے چھتیس (۳۶) ارکان کی کابینہ بنائی ہے جس کا مقصد ملکی اتحاد کو اور زیادہ مضبوط بنانا ہے۔ کابینہ کی تنظیم نو میں سب سے اہم تبدیلی سات نائب صدروں کا تقرر ہے۔ ہر نائب صدر علیحدہ علیحدہ حلقے کا انچارج ہوگا۔

کابینہ کی تنظیم نو کا مقصد شام کا انتظام قاہرہ کے ماتحت کرنا ہے۔ نئی کابینہ کی چھتیس (۳۶) میں سے چودہ آسامیاں شامیوں کو دی گئی ہیں۔ نئی کابینہ میں مارشل عبدالحکیم امر (سابق وزیر دفاع) عبداللطیف بوغدادی (سابق وزیر منصوبہ بندی) مسٹر عبدالحمید سراج (سابق وزیر داخلہ) اور مسٹر نورالدین کاہالے (وزیر پیداوار) کو شامل کیا گیا ہے۔ عرب جمہوریہ کے وزیر مملکت مسٹر عبدالقادر حاتم نے کہا ہے کہ کابینہ کی تنظیم نو کی تجویز گذشتہ تین مہینہ سے زیر غور تھی۔ ان تبدیلیوں کا اعلان ایسے وقت پر کیا گیا ہے جب مصر کو اقتصادی اعتبار سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نئی کابینہ میں چار نئی وزارتیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک آسوان بند کے لئے۔ دوسری تعمیر مکانات اور تعمیرات عامہ کے لئے تیسری سائنسی تحقیقات کے لئے اور چوتھی لوکل گورنمنٹ کے امور کے لئے ہوگی۔

غیر ملکی امداد میں ایک ارب ڈالر کی کمی

واشنگٹن ۱۸ اگست ۔ امریکی کانگرس نے غیر ملکی امداد کے پروگرام سے ایک ارب ڈالر سے زیادہ رقم کم کر دی ہے۔ غیر ملکی امداد کا بل صدر کینیڈی نے پیش کیا تھا۔ صدر امریکہ نے ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کی اقتصادی ترقی کے لئے ایک ارب اسی کروڑ ڈالر کی رقم طلب کی تھی۔ سینٹ نے فوجی امداد کے بل سے بھی ۲۵ کروڑ ڈالر کم کر دیئے حالانکہ صدر نے فوجی امداد کے لئے ایک ارب اسی کروڑ ڈالر کی درخواست کی تھی۔

برطانیہ عرب لیگ سے تعاون کریگا۔

لندن ۱۸ اگست ۔ برطانوی حکومت نے کل یہاں اعلان کیا ہے کہ کویت میں برطانوی فوجوں کی جگہ عرب فوجوں کے تعین کے سلسلہ میں برطانیہ عرب لیگ سے مکمل تعاون کرے گا۔ برطانوی فوجوں کی جگہ عرب فوجیں متعین کرنے کے بارے میں حال ہی میں کویت کے شیخ اور عرب لیگ میں ایک سمجھوتہ ہوا تھا۔

ہانگ کانگ میں ہیضہ

ہانگ کانگ ۱۸ اگست ۔ ہانگ کانگ کی حکومت نے ہیضہ کی وبا پھوٹنے کے بعد ہانگ کانگ کو متاثرہ علاقہ قرار دے دیا ہے

جماعتہائے احمدیہ ۲۴ اگست کو "سیرۃ النبیؐ" کے جلسے منعقد کریں!

جماعت احمدیہ ہر سال "سیرۃ النبیؐ" کے جلسے کرتی چلی آئی ہے۔ امسال حکومت پاکستان نے ۲۴ اگست کو "یوم میلاد النبیؐ" منانے کا اعلان کیا ہے اور اسے چھٹی کا دن قرار دیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس تقریب کے شایان شان جلسے منعقد کریں اور ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس مولود کے ذکر میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دین میں یہ مذہب ہے کہ بمصالح اعلائے کلمۂ اسلام و تذکرہ نبویؐ کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو اور نہایت خوش بیانی اور فصاحت و بلاغت سے اس امر کو سنایا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام دنیا کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگئے اور کیسی خدا تعالیٰ نے اپنے اس مقبول بندے کی تائیدیں کیں اور آخر کس طور سے اس کو مشارق و مغارب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریب میں اور ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو اور پُر درد اور مؤثر بیان ہو اور درمیان میں کثرت سے درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو تو ایسا جلسہ ناجائز نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۹ راگست ۶۱ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہمارا عقیدہ

ایک صاحب جو اپنے آپ کو "مسبط نور" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اپنے ایک مکتوب میں جو ایک ہفت روزہ جریدہ میں شائع ہوا تحریر فرماتے ہیں۔

"خلیفہ صاحب نے خود ہی اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی امتی ظلی اور بروزی نبی نہیں تھے۔ بلکہ خدا نے ان کو نبی کے لفظ سے پکارا ہے، اس وجہ سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو نبی ہی کہیں۔ ان کے ساتھ ظلی بروزی اور امتی کا لفظ استعمال نہ کریں۔"

اس کے ثبوت میں آپ مندرجہ ذیل حوالہ پیش کرتے ہیں:-

"خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں، اس لفظ کے ساتھ کوئی لغوی ظلی یا جزوی کا لفظ نہیں پڑھتے۔ یہ ظلی جزوی وغیرہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور انکسار استعمال کئے۔ الہام الٰہی میں ان کا ذکر نہیں۔ پھر ہم کیوں اس نبی کے لفظ کے ساتھ ظلی یا بروزی کا لفظ بول کر مجرم بنیں۔"

اس کے بعد مسبط نور صاحب فرماتے ہیں:-

"اب اگر ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل یہ ظاہر کرنے کی سعی ناتمام کریں کہ انہوں نے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی نبی کا مقام نہیں دیا اور ان کا ماننا جزو ایمان قرار نہیں دیا تو ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔"

ناظرین مسبط نور صاحب کا دعوےٰ غور سے پڑھیں اور پھر حوالہ پر غور کریں تو انہیں معلوم ہوگا کہ مسبط نور صاحب نے اپنی عبارت میں "امتی" کا لفظ جو استعمال کیا ہے اس کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حوالہ میں نام و نشان بھی نہیں۔ یہ طریق ہے جو معاندین احمدیت اختیار کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تصنیف لطیف حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۶ / ۱۳۷ میں فرمایا ہے:-

"یہ سب جھگڑا جو نبوت کے متعلق پیدا ہوا ہے وہ صرف نبوت کی دو مختلف تعریفوں کے باعث ہمارا مخالف گروہ نبی کی اور تعریف کرتا ہے اور ہم اور تعریف کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے کہ (۱) وہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے (۲) وہ غیب کی خبریں انذار و تبشیر کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہوں (۳) خدا تعالیٰ اس شخص کا نام نبی رکھے جن لوگوں میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں وہ ہمارے نزدیک نبی ہوں گے۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۶)

(۲) "بعض لوگ ان تین شرائط کے پائے جانے کا نام نبوت نہیں رکھتے اور ان کے علاوہ اور شرائط مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کے لئے یا تو شریعت جدیدہ لانا ضروری ہے یا بلاواسطہ نبوت پانا۔ اور اگر ان دونوں شرائط کے علاوہ کوئی اور شرط بھی لگاتے ہوں تو اس کا مجھے علم نہیں اور چونکہ یہ شرائط حضرت مسیح موعود میں نہیں پائی جاتیں، اس لئے ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود نبی نہیں بلکہ صرف محدث ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر نبوت کی تعریف یہی ہے تو بے شک حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے اور جن کے نزدیک یہ تعریف درست ہے اگر وہ مسیح موعود کو نبی کہیں تو یہ ایک خطرناک گناہ ہے کیونکہ شریعت جدیدہ کا آنا قرآن کریم کے بعد ممتنع ہے اور بلاواسطہ نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسدود ہے۔"
(حقیقۃ النبوۃ حصہ اوّل صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود کا حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔

"بعض یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے پھر کیونکر ہم مان لیں کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کیلئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اسی نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس امت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بےنصیب قرار دیا جائے۔"

ان دونوں حوالوں کے تقابل سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جو کچھ اوپر کے حوالہ میں کہا ہے "نبی" کی اس تعریف کے مطابق کہا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرمایا ہے جس کی تائید اوپر کے "حقیقۃ النبوۃ" کے حوالہ سے ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام "امتی نبوت" کا مقام ہے ظلی۔ بروزی وغیرہ الفاظ محض اس نبوت کا کسی قدر تصور دینے اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے انکساری کی وجہ سے تھا۔ ہم کئی دفعہ یہ امر واضح کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ "امتی نبوت" کا ہے۔ اور یہ مقام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ کو حاصل ہوا ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین نہ ہوتے تو آپ کو "امتی نبوت" کا مقام بھی حاصل نہ ہوتا۔ اور جیسا کہ بارہا بتایا جا چکا ہے ایسی نبوت کے لئے قرآن کریم میں نص صریح موجود ہے بعض لوگ "امتی نبوت" کا مطلب "غیر نبوت" سمجھتے ہیں یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ "سادہ پانی" کو "غیر پانی" سمجھا جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "امتی نبوت" والی نبوت کی تعریف براہین احمدیہ حصہ پنجم میں جو فرمائی ہے اس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ آپ کو جس نبوت کا دعوےٰ ہے وہ ایسی نبوت ہے جو غیر تشریعی ہے مگر صرف "خاتم النبیین" کی امت ہی میں جاری ہے۔ یہ مستقل نبوت سے اس لحاظ سے ممیز ہے کہ غیر تشریعی نبی پہلے بھی آتے رہے ہیں مگر وہ نبی براہ راست اللہ تعالےٰ سے نبوت پاتے رہے ہیں اس میں شارع نبی کے فیض کا تعلق واسطہ نہیں ہوتا جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "حقیقۃ الوحی" میں وضاحت فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

تفصیلی رپورٹ و تحریک دعا

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

گذشتہ اپریل میں مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ایک ممبر کے استفسار پر خاکسار نے حضرت اقدس کی صحت کے بارہ میں مفصل حالات نمائندگان شوریٰ کے سامنے پیش کئے تھے۔ اخبار میں چونکہ اس بارہ میں تفصیلی رپورٹ کا شائع کرنا ممکن نہیں لہذا خاکسار کی طرف سے روزمرہ کی رپورٹ صحت مختصر سی ہوتی ہے جس سے بعض احباب جماعت جو جلد جلد ربوہ تشریف نہیں لاتے صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ چونکہ شوریٰ پر چند ماہ گزر چکے ہیں لہذا خاکسار پھر قدرے تفصیل کے ساتھ احباب کی اطلاع کے لئے حضور کی صحت کے بارہ میں عرض کرتا ہے۔

شوریٰ کے موقعہ پر جو تفصیلی رپورٹ خاکسار نے نمائندگان کے سامنے پیش کی تھی اور حضور کی بیماری کی کیفیت عرض کی تھی اُس حالت میں اس عرصہ میں کوئی نمایاں فرق بہتری کی طرف معلوم نہیں ہوتا۔ اعصابی بے چینی بصورت نسیان اور جذبات کی شدت یعنی رقت جو مقدس ہستیوں یا مقدس مقامات کے ذکر پر عموماً پیدا ہو جاتی ہے کم و بیش جاری ہیں چند دن ان علامتوں میں قدرے فرق محسوس ہوتا ہے تو پھر چند دن زیادتی معلوم دیتی ہے۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ لیٹے رہنے کے باعث ٹانگوں میں کھچاوٹ اور اکڑاؤ بھی بدستور ہے۔ کوئی ممکن کوشش حضور کو چلانے کی کامیاب ثابت نہیں ہو رہی۔ سابقہ ڈاکٹروں کے علاج کے علاوہ اس عرصہ میں جرمنی کے مشہور ڈاکٹر (Professor Pette) پروفیسر پیٹے سے مشورہ کر کے ان کا علاج بھی شروع کیا گیا مگر اس سے ابھی تک بظاہر کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا۔ اسی طرح جاپان کے ایک ماہر ڈاکٹر کو بھی اس سلسلہ میں مشورہ کے لئے لکھا ہے مگر ان کی طرف سے ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

یہ حالات عرض کرتے ہوئے خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دل سے درخواست کرتا ہے کہ حضور کی شفا اب دوائیوں سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور دستِ شفاء سے ہی انشاءاللہ ہوگی۔ لہذا ہمیں ہر وقت نہایت سوز و گداز سے حضور کی صحت اور کام والی لمبی زندگی کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

خاکسار
(ڈاکٹر) مرزا منور احمد از نخلہ

بھائیو! اپنے مستقبل پر نظر رکھو اور اپنی اولاد کی فکر کرو

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

یہ کوئی مضمون نہیں بلکہ بستر میں لیٹے لیٹے یا سہارے سے بیٹھے بیٹھے اپنے مخلص بھائیوں کے نام ایک دردمند دل کی نصیحت ہے جس کا مخاطب سب سے پہلے میرا اپنا نفس ہے اور اس کے بعد ہمارے خاندان کے افراد ہیں اور پھر ساری جماعت ہے جو خدا کی طرف سے اخوت کی تاروں میں باندھی گئی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ ہم خدا کے مامور و مرسل کے زمانہ سے دن بدن اور لحظہ بلحظہ دور ہوتے جا رہے ہیں اور وقت کے قرب کی زبردست مقناطیسی طاقت سے ہر آن محروم ہو رہے ہیں۔ یہ وہ بھاری نقصان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بھی مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔ چنانچہ اسلام کی ابتدائی تاریخ کا آخری نقشہ آپ لوگوں کے سامنے ہے جسے اس جگہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا مبارک زمانہ بھی جلد جلد ختم ہو رہا ہے اور یہ روحانی روشنی پہنچانے والے اور تاریکی میں رستہ دکھانے والے چاند ستارے بڑی سرعت کے ساتھ افق قریب میں غروب ہوتے جا رہے ہیں۔ دوستو اور عزیزو! کیا آپ لوگوں نے کبھی اس نقصان کا جائزہ لیا؟ اور اس کے تدارک اور تلافی کی تدبیر سوچی؟ اگر نہیں سوچی تو آخر کب سوچیں گے؟ کیا اس وقت سوچیں گے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی چہرہ کو دیکھنے والے اور آپ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے والے اور آپ کے مبارک کلام کو سننے والے لوگ سب کے سب اپنی اپنی قبروں میں جا سوئیں گے؟

خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس کا علاج کیا ہے؟ ایک سیدھا سادہ علاج مگر بہت مشکل علاج۔ بہت ہی مشکل علاج۔ بلکہ شائد اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے ناممکن علاج میں بتلائے دیتا ہوں۔ یہ علاج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی عبادات اور ریاضات اور صوم و صلوٰۃ اور درد بھری دعاؤں اور تلاوت کلام پاک اور مطالعہ حدیث و اقوال بزرگان سلف اور محبت الٰہی اور عشق رسولؐ اور انقطاع الی اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے عجیب و غریب نظاروں میں ملتا ہے جس کے نتیجہ میں آپ تیرہ سو سال پیچھے آنے کے باوجود آگے نکل گئے۔ حتیٰ کہ خدا نے آپ کو مخاطب کر کے بڑی محبت و اکرام کے ساتھ فرمایا کہ:-

"آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت (رسول پاکؐ کے بعد) سب سے اوپر بچھایا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۶۳۸)

اور خود رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی عالم کشف میں اپنے اس خادم اور نائب کی بے نظیر خدمات اور ترقیات کا نظارہ دیکھ کر فرمایا کہ:-

یُدفن معی فی قبری

"یعنی میرے سلسلہ کے مسیح کی یہ شان ہے کہ مرنے کے بعد اسے میرے ساتھ جگہ دی جائیگی۔"

اس الہام الٰہی اور اس حدیث نبوی میں یہ عظیم الشان بشارت ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر غیر معمولی جذب پیدا کرے اور خدا کے خاص فضل و نصرت کا جاذب بنے تو ایک انسان وقت کی حدود کو توڑ کر پہلے آنے والوں سے آگے نکل سکتا ہے۔ اسی بشارت کے فلسفہ کی تشریح میں قرآن مجید نے السابقون الاوّلون کی دو لطیف اصطلاحیں بیان کی ہیں جس میں یہی اشارہ ہے کہ بعض لوگ (یعنی اوّلون) تو وقت کے لحاظ سے آگے آکر فضیلت حاصل کر لیتے ہیں مگر بعض خوش قسمت لوگ (یعنی سابقون) ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پیچھے آتے ہیں مگر آگے پیچھے کی زنجیروں کو توڑ کر پہلے آنے والوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔ جس طرح مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ چھ سال تک شدید مخالفت کرنے کے بعد مسلمان ہوئے مگر باوجود اس کے وہ اپنی شاندار خدمات اور غیر معمولی اوصاف کی وجہ سے مینار کی طرح بلند ہو کر بالا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے سوا جو ہر جہت سے اوّل بھی تھے اور سابق بھی تھے تمام صحابہ سے جن میں حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت ابوعبیدہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر اور قدیم صحابہ بھی شامل تھے آگے نکل گئے۔ و الفضل بالخیرات لا بالزمان۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقت اور زمانہ کی قیود کو توڑ کر آگے نکل جانے والوں میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی مثال بھی بیان فرمائی ہے جن کی شہادت کی خبر سنکر آپ نے اپنی ایک نظم میں یہ حکیمانہ شعر فرمائے کہ:-

صد ہزاراں فرسخے در کوئے یار	دشت پُر خار و بلایش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم	ایں بیاباں کرد طے از یک قدم
او پئے دلدار از خود مردہ بود	از پئے تریاق زہرے خوردہ بود

زیر ایں موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات

(تذکرۃ الشہادتین)

"یعنی خدا کے کوچہ تک پہنچنے کے لئے لاکھوں میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اس میں کانٹوں کے جنگل ہیں اور ان جنگلوں میں بے شمار قسم کی بلائیں اور تکلیفیں اور آزمائشیں ہیں۔ مگر ذرا اس کابلی بزرگ کی ہمت اور تیز رفتاری ملاحظہ کرو کہ اس نے یہ سارے خطرناک جنگل صرف ایک قدم میں ہی طے کر لئے۔ یہ اس لئے کہ وہ اپنے محبوب خدا کی خاطر اپنے نفس پر موت وارد کر چکا تھا۔ اس نے رضاء الٰہی کا تریاق حاصل کرنے کی غرض سے قربانی کا زہر کھا کر اپنے نفس کی لذات کو ختم کر دیا تھا۔ اس قسم کی موت کے نیچے سینکڑوں زندگیاں پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا اگر تم خدا کے رستہ میں خاص الخاص زندگی کے خواہاں ہو تو آؤ تم بھی ایسی موت کا پیالہ چکھ کر زندۂ جاوید ہو جاؤ۔"

پس دوستو اور عزیزو! ایک علاج تو یہی ہے جس سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے دوری کے اثر کو کسی قدر کم اور صحابہ کرام کی صحبت سے محرومی کی کمی کو کسی قدر پورا کر سکتے ہیں مگر یہ علاج بڑا مشکل بڑا کٹھن اور بڑی جان جوکھوں کا کام ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس کے لئے ایک بڑی تلخ موت کے دروازے میں سے گذر کر "از جہان دبانہ بیرون از جہاں" کا نظارہ پیش کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ دراصل اس شعر والی سولی پر چڑھنا پڑتا ہے کہ:-

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اس کے لئے اس پُر آشوب مادی زمانہ میں کتنے لوگ تیار ہیں؟ کم۔ بہت کم۔ بہت ہی کم۔ بلکہ شائد لاکھوں انسانوں میں سے ایک بھی مشکل سے ملے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کو دیکھو۔ اس پیمانہ پر کتنے احمدی نوجوانوں کو معیاری احمدی سمجھا جا سکتا ہے؟ مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھو اور اپنے دل سے جواب مانگو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ تعداد خدا کے فضل سے بہت کافی تھی مگر اس کے بعد زمانہ کی دوری اور مخلص صحابیوں کی اموات کی کثرت نے قدیم سنت کے مطابق آہستہ آہستہ نقشہ بدلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ باغ احمد میں شیریں پیوندی پودوں کی جگہ ملے جلے کھٹے میٹھے تخمی پودوں (یعنی نسلی احمدیوں) کی کثرت شروع ہو گئی اور اس کثرت کی شرح فی صد دن بدن خطرناک طور پر بڑھتی جاری ہے۔ اسلام کے دور اوّل یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے زمانہ میں بھی اسلام کو یہی خطرہ پیش آیا تھا مگر اس وقت جہاد کا رستہ کھلا ہونے کی

وجہ سے نوجوانوں کے جوشِ اخلاص و قربانی میں طبعی کمی کو کافی حد تک کنٹرول کر لیا گیا تھا مگر یہاں ہماری تبلیغ میں بھی بھاری روکیں حائل ہیں۔ کہیں مالی روکیں کہیں بیرونی تنظیم کی روکیں اور کہیں اندرونی روکیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:۔

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغزِ استخواں سوزد

اگر یہ روکیں دُور ہو جائیں تو اس وقت حالات ایسے ہیں کہ خدا کے فضل سے قلیل عرصہ میں اسلام اور احمدیت کے حق میں بھاری تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک ضروری لازمہ کے طور پر ہمارے نوجوانوں میں اور نسلی احمدیوں میں بھی زندگی کی نئی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ تاریخ عالم کا یہ ایک ازلی مشاہدہ ہے کہ جب کسی قوم کا خارجی محاذ کمزور پڑ جاتا ہے، تو وہ اندرونی خلفشار کا شکار ہونا شروع ہو جاتی ہے نیکی کی روح میں انحطاط قربانی کے جذبہ میں کمی۔ باہمی اختلافات۔ عملی کمزوریاں۔ اعتراض کرنے میں جلدبازی وغیرہ وغیرہ کئی قسم کی اخلاقی اور روحانی بیماریاں جماعتی معاشرہ میں ابھرنے لگ جاتی ہیں۔

مگر قربان جائیے اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے اپنی امت کو کسی حالت میں بھی مناسب نگرانی اور مناسب علاج کے بغیر نہیں چھوڑا اور ہر عارضہ کے لئے حکیمانہ تھا اور حکیمانہ ماحول مہیا فرمایا ہے۔ چنانچہ جب آپؐ کو ایک وقت اپنے غزوات کے ہجوم کے دوران میں کچھ عرصہ کے لئے مہلت میسر آئی اور آپؐ نے محسوس کیا کہ کہیں اوپر تلے کے غزوات اور سرایا کی غیر معمولی گہما گہمی سے وقتی فراغت پا کر صحابہ کی جماعت ایک گونہ بیکار اور سست ہو کر نہ بیٹھ جائے تو آپؐ نے اس وقت کمال حکمت سے صحابہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ:۔

رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر

"یعنی اب ہم چھوٹے جہاد (مراد تلوار کے جہاد) سے فارغ ہو کر بڑے جہاد (مراد اخلاقی اور روحانی تربیت کے جہاد) کی طرف لوٹ رہے ہیں۔"

اللہ اللہ! یہ کس شان کا کلام تھا جو آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کے اس اُمّی نبی کے منہ سے نکلا جس کی حکمت کے سامنے آج کی ترقی یافتہ دنیا کا سارا فلسفہ گرد ہے۔ تلوار کے جہاد سے واپس لوٹتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اب ہمارے لئے چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد میں مصروف ہونے کا وقت ہے جو نفس کا جہاد اور جماعتی تربیت کا جہاد اور قومی تنظیم کا جہاد ہے۔ اس موقعہ پر جماعتی تربیت کے سوال کو بڑا جہاد قرار دینے میں کئی عظیم الشان نفسیاتی نکتے مضمر ہیں۔ اوّل اس میں علم النفس کے اس لطیف اصول کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ کسی سوال کی اہمیت صرف ذاتی ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ اضافی اور نسبتی بھی ہوا کرتی ہے جو ماحول اور وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اور چوکس مومنوں کا فرض ہے کہ وقت کے تقاضوں کے مطابق پیش آمدہ مسائل کی طرف توجہ دیں اور آنکھیں بند کر کے صرف ایک بات کی طرف ہی جھکے نہ رہیں۔ اس طرح مختلف حالات میں جہادِ اکبر اور جہادِ اصغر کی تعریف بدلتی رہے گی۔ کسی وقت جب کوئی ظالم دشمن اسلام کو تلوار کے زور سے مٹانے کے لئے اٹھے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تو اس وقت جہاد بالسیف کے ذریعہ اپنا دفاع کرنا اور ترقی کا رستہ کھولنا جہادِ اکبر ہوگا۔ لیکن اگر دشمن علمی اعتراضوں کے ذریعہ اسلام پر حملہ آور ہوگا تو علمی تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی فوقیت ثابت کرنا اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کرنا اور مالی امداد کے ذریعہ اسلام کی مضبوطی کا انتظام کرنا جہادِ اکبر بن جائے گا اور بعض اوقات جب قوم اسلامی تربیت کو کھو کر تنزل کے گڑھے میں گر رہی ہوگی تو ایسے وقت میں مسلمان نوجوانوں کو عمدہ اخلاقی اور روحانی تربیت کے ذریعہ اوپر اٹھانا جہادِ اکبر ہوگا اور باقی جہاد جہادِ اصغر کا رنگ اختیار کر لیں گے اور یہی وہ نفسیاتی نکتہ ہے جس کی طرف ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر والے زریں ارشاد میں توجہ دلائی ہے۔ یعنی یہ کہ وہی جہادِ اکبر ہے جو وقت کے تقاضے کے مطابق کیا جائے علاوہ ازیں حضور کے اس ارشاد میں یہ ضمنی اشارہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو کسی وقت بھی بے کار اور سست ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ وقت اور حالات کے تقاضے کے مطابق بہرحال کوئی نہ کوئی دینی جہاد جاری رکھنا چاہیئے کیونکہ قوموں کی باہمی دوڑ میں جو قوم بھی سست ہوگی اور رُکے گی وہ فوراً گرکر دوسروں کے پاؤں کے نیچے روندی جائے گی۔ یہ خدا کا ازلی اور اٹل قانون ہے ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔

دوسرا متقابل نکتہ۔ بہت بڑا نکتہ بڑا عظیم الشان نکتہ۔ قوموں میں دائمی زندگی پیدا کرنے والا نکتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ نفسی) کے اس ارشاد میں کہ "اب ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں" یہ ہے کہ آپ نے نسبتی لحاظ سے نہیں بلکہ ذاتی اور حقیقۃً نفس کے جہاد اور تربیت والے جہاد کو تلوار کے جہاد سے افضل قرار دیا ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کا گہرا مطالعہ کرنے والے لوگ جانتے ہیں کہ یہی درست ہے کیونکہ اسلام مذہب کی اشاعت میں ہرگز ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ قرآن صاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ۔ "یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ بلکہ اے رسول تمہارا کام صرف یہ ہے کہ خدا کے دین کی طرف حکمت اور پند و نصیحت کے طریق پر بلاؤ" تلوار کے استعمال کی اجازت صرف مظلوم ہونے کی حالت میں دی گئی ہے بلکہ دشمن تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانے کا اقدام کرے اور بربادی پر مصر ہو ورنہ اسلام کا اصل بنیادی نظریہ پُرامن تبلیغ اور علمی اور روحانی ذرائع کے استعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوات و سرایا سے کسی قدر مہلت پائی تو آپ نے اسلام کے بنیادی فریضہ کے پیش نظر مسلمانوں میں اعلان فرمایا کہ اب اس فراغت کو غنیمت جانتے ہوئے ہمیں جہادِ اکبر یعنی نفس کے جہاد اور علمی جہاد اور جماعتی تربیت کے جہاد میں مصروف ہو جانا چاہیئے جو ہمارا اصل جہاد ہے۔

پس اے ہمارے دوستو اور بھائیو اور عزیزو!! اس وقت ہمارے رستہ میں بھی بعض تبلیغی روکیں حائل ہیں بعض ملکوں میں تو ہمارا رستہ ملکی قانون کے ماتحت بالکل ہی بند ہے اور بعض میں رستہ تو کھلا ہے مگر توسیع کے کام میں بھاری مالی تنگی روک ہے اور ہم اپنے کام کو محدود رکھنے پر مجبور ہیں اور بعض میں قانونی روک تو شاید نہیں ہے مگر ملکی مصالح سدِّ راہ ہو رہے ہیں ایسی صورت میں کمزور طبائع میں مذہبی جذبہ کی کمی کا پیدا ہو جانا اور دینی ولولہ کا کمزور پڑ جانا ایک حد تک طبعی امر ہے۔ اس کمی اور اس کمزوری کو دُور کرنے کا وہی حکیمانہ نسخہ ہے جو ہمارے آقا (فداہ نفسی) نے بیان فرمایا ہے یعنی اس صورت میں ہمیں جہادِ اصغر (یعنی بے وقت جہاد) سے جہادِ اکبر (یعنی وقت کے مناسب حال جہاد) کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جہاد کی موٹی اقسام یہ تین ہیں:۔

(۱) تلوار کا جہاد یعنی تلوار کے ذریعہ حملہ آور ہونے والے دشمن کا جو اسلام کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہتا ہو تلوار سے مقابلہ کرنا۔

(۲) تبلیغ کا جہاد یعنی دلائل و براہین اور روحانی ذرائع سے اسلام کی اشاعت اور استحکام اور ترقی کا انتظام کرنا۔

(۳) تربیت کا جہاد یعنی مسلمانوں کو سچا مسلمان بنانے اور نوجوانوں کو اسلامی طریق کے مطابق تربیت دینے کا انتظام کرنا۔

جہاں تک تلوار کے جہاد کا سوال ہے نہ تو اس وقت اس کے حالات موجود ہیں اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کے زمانہ میں اس کی اجازت ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحیح بخاری میں مسیح موعود کے نزول کے ذکر کے تعلق میں صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ یضع الحرب یعنی جب میری امت کا مسیح آئے گا تو وہ تلوار کے جہاد کو ملتوی کر دے گا۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ عقلاً بھی ظاہر ہے کہ تلوار کی ضرورت صرف تلوار کے مقابلہ پر ہی پڑ سکتی ہے۔ ورنہ اسلام تو در کنار کوئی معقول مذہب بھی اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ یونہی لوگوں کی گردنیں اڑاتے پھرو۔

باقی رہے دو قسم کے جہاد یعنی تبلیغ کا جہاد اور تربیت کا جہاد۔ سو وہ بیشک اسلام کی دائمی اور ہمیشہ قائم رہنے والی تعلیم کا ضروری حصہ ہیں اور عام حالات میں ہر الٰہی جماعت کو ہاتھ کے دو پہنچوں کی طرح ان دونوں قسم کے جہادوں کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات مخصوص قومی یا ملکی حالات کے ماتحت یا خاص قسم کے اندرونی یا خارجی تقاضوں کے مطابق ان کے باہمی توازن میں فرق پڑ جاتا اور کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ یعنی بعض حالات میں تبلیغ پر زیادہ زور دینا پڑتا ہے اور بعض دوسری قسم کے حالات میں تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت پیش آتی ہے خواہ یہ ضرورت اختیاری صورت میں ہو یا کہ مجبوری کی صورت میں جیسا کہ آجکل ملک کے اندرونی حالات کا تقاضا ہے۔

بہرحال آجکل ہماری بڑی پرابلم جماعت کے نوجوانوں اور خصوصاً نسلی احمدیوں

کی تربیت ہے تاکہ انہیں زمانہ کی شرربار ہواؤں سے بچا کر اور مادیت کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھ کر اسلام اور احمدیت کی روح پر قائم رکھا جا سکے۔ اور یہی میرے اس مضمون کا مرکزی نقطہ اور حقیقی مآل ہے۔ اور اسی کی طرف اس وقت اندرون ملک میں جماعت کی خاص توجہ مبذول ہونی چاہیئے۔

یہ کام کس طرح سرانجام دیا جائے؟ اس کے لئے کسی لمبی چوڑی تلقین کی ضرورت نہیں۔ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اس معاملہ میں زرین ہدایات سے بھری پڑی ہیں۔ اصل چیز جس کی ضرورت ہے وہ احساس اور توجہ ہے۔ اگر جماعت میں نوجوانوں کی تربیت کا احساس پیدا ہو جائے اور وہ اس سوال کی عظیم الشان اہمیت کو سمجھ لے تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے قرب کی وجہ سے نیز خلافت جیسی الٰہی نعمت کے موجود ہونے کے نتیجہ میں ہمارے اندر ایمان و اخلاص کی زبردست چنگاریاں موجود ہیں بس ذرا سی ہوا دینے سے وہ بھڑک اٹھنے کے لئے تیار ہیں ولولا تمسسہ نار۔

پس دوستو اور عزیزو! خدا کے لئے اس طرف توجہ دو اور اپنی اولادوں کے مستقبل کی فکر کرو اور جماعت کے قدم کو پیچھے کی طرف جانے سے بچاؤ اور ان کے اندر اسلام اور احمدیت کی ایسی شمع روشن کر دو جس سے ہر اگلی نسل کی شمع خود بخود روشن ہوتی چلی جائے اور قرآن کے اس زبردست انذار کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قوا انفسکم و اھلیکم نارا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ڈرا دینے والے شعر کو بھی کبھی نہ بھولو کہ:

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میں چاہتا تھا کہ تربیت کے متعلق کچھ تفصیلی ہدایات بھی نوٹ کر دیتا مگر میں نے اپنی موجودہ علالت اور کمزوری اور تکان کی حالت میں یہ نوٹ بھی بڑی مشکل سے رک رک کر لکھا ہے۔ اور اب میں تھک گیا ہوں اس لئے فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ البتہ دوستوں کے مشورہ کے لئے اس قدر بتائے دیتا ہوں کہ یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب تربیتی مضامین سے بھری پڑی ہیں مگر خاص طور پر دو کتابیں اس میدان میں بڑی شاندار ہیں انہیں دوست خود بھی ضرور مطالعہ کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ضرور پڑھائیں اور بار بار پڑھاتے رہیں کہ ان سے انشاء اللہ انہیں عظیم الشان فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ دو کتابیں یہ ہیں:-

(اوّل) کشتی نوح یا اس کا خلاصہ یعنی ہماری تعلیم

(دوم) ملفوظات یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائریاں جن کے اس وقت تک دو حصے چھپ چکے ہیں۔

یہ دو کتابیں تربیت کے میدان میں جواہرات کی عدیم المثال کانیں ہیں۔ جن کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں۔

انہیں کی ادنیٰ تشریح میں اور بعض مزید قرآن و حدیث کے حوالوں کے لئے اگر خاکسار کی تصنیف "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کا بھی مطالعہ کیا جائے اور نوجوانوں کو پڑھا کر اس میں ان کا امتحان لیا جائے۔ تو انشاء اللہ مفید ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہمارے بچوں کو اور ہماری آئندہ نسلوں کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور ہمارا انجام اس کی رضا پر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد از لاہور ۱۵/۸/۶۱

شکریہ اور درخواست دعا

میرے خاوند ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی میو ہسپتال لاہور میں دو ماہ تک زیر علاج رہے۔ اور وہاں سے ڈسچارج ہونے کے بعد کوٹھی نمبر D/100 ماڈل ٹاؤن لاہور میں منتقل ہوئے ہیں۔ جہاں وہ ڈیڑھ دو ماہ قیام کریں گے۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے روبصحت ہیں۔ اس دوران میں احباب جماعت خطوط کے ذریعہ ان کی صحت دریافت کرتے رہے ہیں۔ میں ان سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب جماعت آئندہ بھی انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(بیگم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی حال لاہور)

(۲) میری ہمشیرہ صفیہ بیگم بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے آمین (محمد رفیق۔ ربوہ)

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں شیخ آف بحرین کی آمد

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ۔ بوساطت وکالت تبشیر ربوہ)

بحرین کے شیخ حامد بن عبداللہ الخلیفہ ان دنوں یورپ کی سیاحت پر ہیں۔ آپ تین روز کے لئے ہالینڈ بھی تشریف لائے اور ایمسٹرڈم میں قیام کیا۔ ہیگ میں ان کا آنا بہت ہی مختصر وقت کے لئے تھا مگر اس کے باوجود ہماری مسجد میں تشریف لائے اور گھنٹہ بھر کے قریب رہے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اہل و عیال بھی تھے جن کا استقبال میری اہلیہ نے کیا۔ شیخ موصوف ہماری تبلیغی سرگرمیوں میں بہت دلچسپی لیتے رہے اور چند ایک ڈچ نومسلموں سے جو اس وقت موجود تھے مختلف حالات دریافت فرماتے رہے۔ ہم نے اس موقعہ پر ان کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن اور لائف آف محمدؐ کا ایک ایک نسخہ تحفۃً پیش کیا۔ جسے انہوں نے بڑی قدر کے جذبات کے ساتھ قبول کیا۔ شیخ موصوف کی یہ مصروفیات نجی نوعیت کی تھیں۔ مگر اس کے باوجود پریس نے وسعت کے ساتھ اس خبر کی تشہیر کی۔ بعض اخبارات میں مسجد میں آمد کی تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ ہالینڈ کی سیاحت کے بعد شیخ موصوف جرمنی کے لئے ایمسٹرڈم سے روانہ ہو گئے۔

نخلہ میں یوم پاکستان کی تقریب

مورخہ ۱۴ اگست بروز سوموار نخلہ میں یوم پاکستان بڑے اہتمام کے ساتھ منایا گیا اس موقعہ پر نواحی آبادی میں اور نخلہ کے احباب و اطفال میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ نخلہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے بعد اطفال میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ عصر کی نماز کے بعد محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی درخواست پر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب نے پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

اس موقعہ پر چراغاں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ رات کو مسجد۔ دفتر اور دیگر مکانات پر اور نخلہ کے اردگرد بلند پہاڑیوں پر چراغاں کا نظارہ بہت دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔

(عبدالرشید ساٹھیوی)

ذی مقدرت احباب کی خدمت میں اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانے درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تا اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں۔ اور تا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے مبلغوں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعائیں دینے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں گے۔"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

اس وقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک، ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے والدین ان کی آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہوں گے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا کے اس ارشاد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروا کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۲ ستمبر ۶۱ء کو کھل رہا ہے اور اس میں علاوہ پرائمری اور مڈل پاس طلباء کے میٹرک اور بی اے پاس طلباء بھی داخل کئے جاتے ہیں تاکہ ان کو جلد سے جلد تیار کر کے میدان تبلیغ میں بھجوایا جا سکے۔ (وکیل التعلیم)

درخواست دعا

پسرم بشیر لطیف احمد بی اے (آنرز) ایل ایل بی وکیل ملتان (قائد خدام الاحمدیہ ضلع و ڈویژن ملتان) قانون کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مورخہ ۲۳/۸/۶۱ کو لاہور سے لنڈن بذریعہ طیارہ جا رہا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے یہ سفر بابرکت کرے اور اسے دین و دنیا میں ترقیات عنایت فرمائے۔ آمین۔ (شیخ امیر احمد سیکنڈ ہیڈ ماسٹر فیض عام ہائی سکول ملتان)

وقفِ جدید ایک کامیاب تحریک ہے

سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آسمان سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

دوستو! غلبہ اسلام کا فیصلہ تو آسمان پر ہو چکا ہے۔ اب اگر ہم نے اسلام کا سپاہی بن کر دنیا میں اسے پھیلانا ہے تو آؤ **وقفِ جدید** کا ساتھ دو۔ یہ ایک نہایت بابرکت تحریک ہے۔ اس میں شامل ہو کر ترقیِ اسلام اور دعوتِ قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کرو۔ کیونکہ پھر یہ دن خدا جانے کب آئیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم مالِ وقفِ جدید)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۴۷

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۳۶۴) زیدو میڈیکل سروس سرگودھا شہر	۱۵۰/- روپے
(۳۶۵) مکرم الحاج فیض الحق خانصاحب کوئٹہ	۱۵۰/- ”
(۳۶۶) مکرم چوہدری امین احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۱۵۰/- ”
(۳۶۷) مکرم رشید احمد صاحب محمود کراچی	۱۵۰/- ”

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

شکریہ کے مستحق احباب

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مختلف مقامات کا دورہ کر رہے تھے۔ خواجہ صاحب موصوف جس جس مقام پر بھی گئے ہیں مقامی جماعت کے عہدیداروں نے ان سے خاص تعاون فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں الفضل کی گذشتہ بعض اشاعتوں میں ہم کئی ایک مخلص احباب کا شکریہ ادا کر چکے ہیں۔ آج ہم مزید بعض دوستوں کا نام بطور شکریہ الفضل میں شائع کر رہے ہیں۔ ان احباب نے بھی مکرم خواجہ صاحب سے توسیع اشاعت الفضل کے بارہ میں کماحقہٗ تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں
” چوہدری سلطان محمود صاحب مربی سلسلہ
” ملک عبدالباسط صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گجرات شہر
” میاں غلام احمد صاحب سوداگر چرم وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔
” چوہدری عبدالمالک صاحب (شاہد) مربی سلسلہ گجرات شہر

(مینیجر الفضل)

مجالس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن کی تربیتی کلاس

قیادت علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن کے زیر اہتمام سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ۱۰ تا ۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء ایک ہفتہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ مجالس اضلاع سرگودھا جھنگ۔ لائلپور اور میانوالی سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً یہ درخواست ہے کہ کم از کم ایک نمائندہ فی مجلس بھجوانے کا انتظام کریں۔

تربیتی کلاس میں معلمین کے علاوہ مرکز سلسلہ سے علماء اور بزرگان سلسلہ۔ صوبائی امیر صاحب اور امراء اضلاع کے خطابات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ قیادت سرگودھا ہوگا۔ کلاس میں شمولیت کرنے والے خدام موسم کے مطابق بستر، ایک پلیٹ۔ ایک گلاس۔ چچ کا پیالہ اور قلم دوات ہمراہ لائیں۔ مفصل پروگرام طبع کروا کر اگست ۱۹۶۱ء کے آخر میں مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(قائد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم — قرآن کریم پارہ ۳۰ ربع سوم

تمام مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسری سہ ماہی کا امتحان مؤرخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ (ربوہ میں امتحان ۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء کو بروز جمعہ ہوگا)

جیسا کہ مطبوعہ "ہدایات" میں درج ہے اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل کورس مقرر ہے (ا) قرآن کریم کے آخری پارہ کے تیسرے ربع کا ترجمہ یعنی سورہ فجر تا سورہ قدر (دونوں سورتیں شامل ہیں)

(ب) اس ربع میں سے کوئی سی چھ سورتیں حفظ کرنا۔

نوٹ:۔ شق ب غیر تعلیم یافتہ انصار کے لئے بھی ہوگی۔

تمام ناظمین / ناظمین اعلیٰ۔ زعماء / زعماء اعلیٰ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ ابھی سے امتحان کی تیاری شروع کروا دیں اور ۳۱ اگست تک امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء دفتر میں بھجوا دیں تاکہ پرچے ارسال کئے جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کیا ہے؟

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

ہمارے مقدس امام کے ان ارشادات سے تحریک جدید کی وسعت اور اس کے تقاضے عیاں ہیں۔ اس کی خاطر مالی قربانی کے وعدے کرنے والے دوست جلد از جلد عملی قدم اٹھا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار بعارضہ پیچش چار پانچ دن سے بیمار چلا آرہا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (محمد منصف خان ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دار الیمن ربوہ)

(۲) خاکسار کی بچی امۃ النصیر کی بائیں ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (مستری عبدالرحمن احمد آباد اسٹیٹ بنی سررود سندھ)

(۳) میری والدہ صاحبہ محترمہ اور میرے بڑے بھائی محمد احمد صاحب جنید ایک مشکلات میں ہیں۔ والدہ صاحبہ بیمار اور دن بدن کمزور ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شفقت تنویر احمدی ذرگر پیر محل ضلع لائلپور)

(۴) محترمہ ہمشیرہ زبیدہ خاتون صاحبہ دختر حضرت میاں سراج الدین صاحب عمر (رض) بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۶۲۳۷:- میں محمد صادق ولد دوست محمد قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بشیرآباد ڈاکخانہ بشیرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ایک ایکڑ اراضی ہے۔ اس میں سے چار کنال چاہی ہے اور چار کنال بارانی ہے جس کی اس وقت قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ . . . .
. . . . اور ایک مکان جس کی اس وقت قیمت قریباً چار سو روپیہ ہے اس ہر دو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۲۵/۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد۔ ماسٹر محمد صادق سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ بشیرآباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد (سابق سندھ)
گواہ شد۔ پیر محمد سیکرٹری مال بشیرآباد اسٹیٹ
گواہ شد۔ فضل احمد منیجر بشیرآباد براستہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد صدر جماعت

نمبر ۱۶۲۳۸:- میں محمود احمد شمیم ولد محمد شریف قوم آگ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بشیرآباد ڈاکخانہ بشیرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے ماہوار آمد ۱۱۳/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ ماسٹر محمود شمیم بشیرآباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد (سابق سندھ)
گواہ شد:۔ پیر محمد سیکرٹری مال بشیرآباد اسٹیٹ
گواہ شد:۔ فضل احمد منیجر بشیرآباد فارم۔ براستہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد صدر جماعت

نمبر ۱۶۲۳۹:- میں سعیدہ احسن بنت محمد احسن صاحب مرحوم قوم قریشی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی تنخواہ ۲۵/+۸۰/ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن مذکورہ حق دار ہوگی۔ تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع انجمن ہذا کو کرتی رہوں گی۔ اور اس کے مطابق حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔
الامۃ:۔ سعیدہ احسن جامعہ نصرت ربوہ
گواہ شد:۔ قاضی عبدالرحمٰن محلہ دارالصدر شرقی۔ ربوہ
گواہ شد۔ محمد افضل ولد حافظ محمد حسین صاحب مرحوم کوارٹرز تحریک جدید دارالصدر شرقی۔ ربوہ

نمبر ۱۶۲۴۰:- میں مسماۃ زینب بی بی زوجہ چوہدری شیر محمد صاحب آرائیں ننگلی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک نمبر ۹۶ گ ب مربع ڈاکخانہ چک نمبر ۱۰ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد کوئی نہیں ہے حق مہر مبلغ ۳۰/۲ روپیہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ۔ مسماۃ زینب بی بی اہلیہ چوہدری شیر محمد صاحب آرائیں ننگلی چک نمبر ۹۶ گ ب مربع ضلع لائلپور۔ انگوٹھا راست ۲۸/۵/۶۱
گواہ شد: شیر محمد ولد عبیدا خاوند مذکورہ موصیہ انگوٹھا چپ۔
گواہ شد:۔ بقلم خود فیروز الدین پنشنر امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ ۲۸/۵/۶۱

نمبر ۱۶۲۴۱:- میں خدیجہ بی بی زوجہ چوہدری دل محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۴ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۱ ج ب دھرڑ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/۰ روپیہ بذمہ خاوند (۲) بالی طلائی ۲ تولہ قیمتی مبلغ ۲۷۰/ روپے (۳) نقد جمع مبلغ یکصد روپیہ کل میزان ۸۷۰/ روپیہ میں اپنی اس جائیداد قیمتی ۸۷۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں۔ اگر بعد میں کوئی آمد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ نشان انگوٹھا خدیجہ بی بی زوجہ چوہدری دل محمد صاحب موصی نمبر ۱۰۸۷۵
گواہ شد:۔ شیخ غلام محمد ولد شیخ فتح محمد چک ۶۱ ج ب دھرڑ
گواہ شد:۔ بقلم خود دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۱ ج ب موصی نمبر ۱۰۸۷۵

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کوٹ ڈبول ریٹ کے سربمہر ٹنڈرز ۲۶ اگست ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے قبل دوپہر تک مطلوب ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز سوا بارہ بجے پر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
(۱) ملتان کینٹ میں درجہ سوم کے آٹھ یونٹ سٹاف کوارٹروں کی تعمیر۔	روپے ۴۰۰۰۰/	روپے ۸۰۰/	چار ماہ
(۲) ملتان کینٹ میں درجہ سوم کے چار یونٹ سٹاف کوارٹروں نیز شیر شاہ، مظفرآباد اور تاتی پور میں سے ہر ایک مقام پر ایک ایک یونٹ کی تعمیر۔	روپے ۳۵۰۰۰/	روپے ۷۰۰/	چار ماہ

ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۲۶ اگست ۱۹۶۱ء کے دس بجے صبح تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارموں کی یہ قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔
صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں اور وہ ٹنڈر داخل کرنا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام کے اندراج کے لئے ۲۵ اگست ۱۹۶۱ء سے قبل درخواست پیش کریں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستوں کے ہمراہ سابقہ تجربے اور موجودہ مالی حالت سے متعلق کسی گزیٹڈ افسر کی مصدقہ تسلی کی نقول بھی پیش کریں۔
تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے درخواست پیش کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶-۹۷ حاشیہ)

بعض لوگ یہاں "درجہ" اور "منصب" کی بحث شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض لفظی جھگڑ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھکو صرف "نبی" نہیں کہا جا سکتا بلکہ "امتی نبی" کہنا چاہیئے مگر یہ بھی ٹھیک ہے کہ آپ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہیں جب ہم "امتی" اور "نبی" کے الفاظ کی جدا جدا تعریف کریں گے تو "نبی" کے لفظ کی جو تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرمائی ہے وہی تشریح مراد ہوگی۔ اسکی تائید میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حوالہ میں موجود ہے جو ہم نے اوپر "حقیقۃ النبوۃ" سے درج کیا ہے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ظلی۔ بروزی وغیرہ الفاظ کے متعلق صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ حضور اقدس علیہ السلام نے یہ الفاظ محض "امتی نبوت" کا تصور اجاگر کرنے کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ یہ الفاظ اسلئے بیان فرمائے ہیں کہ اسلامی لٹریچر میں پہلے بھی یہ الفاظ موجود تھے اس لئے ان الفاظ کے استعمال سے یہ مراد تھی کہ "امتی نبوت" کے تصور سے عوام کے ذہنوں کو قریب تر کیا جائے کیونکہ بظاہر "امتی نبوت" کا تصور امت میں واضح نہیں تھا۔ کیونکہ پہلے اس کی کوئی مثال سامنے نہیں آئی تھی۔ حالانکہ جید اہل علم و عرفان حضرات کشف اور ذاتی اجتہادات کی بناء پر اس کا تصور اپنے اپنے طور پر دیتے آئے تھے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے لیکر حضرت محی الدین ابن عربی تک اور ان سے لیکر حضرت محمد قاسم رح نانوتوی تک بیان فرماتے رہے ہیں کہ امت میں کسی نبی کا مبعوث ہونا خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے منافی نہیں ہے چونکہ ان کے سامنے ایسی کوئی مثال موجود نہیں تھی کہ "امتی نبی" پیدا ہوا ہو اس لئے وہ عقیدہ امت کے خیال میں بھولا ہوا قائم رکھنے کے لئے ظاہر میں نبوت کو زمانی لحاظ سے بھی ختم ہی کہتے آئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ متواتر "امتی نبوت" کی تفہیم کراتا چلا آیا ہے اس میں اللہ تعالےٰ کی یہی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ جب "امتی نبوت" کی ابھی کوئی مثال موجود نہیں لوگ محض نظری بحثوں میں پڑ کر دین کے کام میں حرج پیدا کریں گے۔ "امتی نبوت" کا ظہور ایک خاص وقت پر مقرر ہو چکا تھا اس سے پہلے صرف اس کی طرف کشف و اجتہادات کی بناء پر اشارے ہی کافی تھے۔ تاکہ امت میں یہ تصور بالکل نسیاً منسیاً نہ ہو جائے۔ دراصل آیہ جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سے نبوت وغیرہ ملتی ہے جہاں تک نبوت کا تعلق ہے ایک پیشگوئی کی صورت میں قرآن کریم میں موجود تھی۔ چونکہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت مقرر تھا اور چونکہ یہ ایک بہت باریک قسم کی پیشگوئی تھی اس لئے پیشگوئی پورا ہونے سے پہلے بھی اللہ تعالےٰ علماء حق کو اس کی یاد دہانی کراتا رہا ہے۔ تاکہ جب پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آئے تو "امتی نبوت" کا تصور زیادہ مستبعد محسوس نہ ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ "امتی نبوت" کے تصور کو واضح کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی وغیرہ الفاظ استعمال کرنے پڑے جو اسلامی لٹریچر میں پہلے ہی موجود تھے۔ ان الفاظ کی حقیقت سوا اسکے اور کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام "امتی نبوت" کا مقام ہے اور یہ مقام اب اچھی طرح واضح ہو چکا ہے آپ نے حقیقۃ الوحی میں جو آپ کی زندگی کے آخری تصنیف ہے اس قسم کی نبوت کو صاف صاف لفظوں میں بیان فرما دیا ہے۔ آپ کا مقام "امتی نبی" کا مقام ہے اور "امتی نبی" کے معنی ہرگز "غیر نبی" کے نہیں ہیں چونکہ خاتم النبیین کے بعد جس کے معنی ہیں کہ

ہر نبوت را بروشد اختتام

کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ تمام نبوتیں آپ کی نبوت میں مدغم ہو چکی ہیں اس لئے اب صرف "امتی نبوت" ہی جاری ہے۔ کیونکہ جب تمام مال ایک ہی بکس میں جمع کر دیا جائے تو اس بکس کے علاوہ کسی اور بکس سے مال نکالنا ناممکن ہے اسی طرح جب تمام نبوتیں آنحضرت صلعم کے ذات میں جمع ہو گئی ہیں اور کوئی نبوت باقی نہیں رہی اس لئے اب بغیر خاتم النبیین کی پیروی کے اور آپ کی ہی نبوت کی اتباع کے سوا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ ایسے نبی کو ہی "امتی نبی" کہا جاتا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ یہی ہے۔ اور آپ کے ماننے والے آپ کو یہی مانتے ہیں۔ اسلئے یہ کہنا کہ آپ نے ایک نئی امت بنالی ہے سراسر ناجائز ہے اور جھوٹ ہے اور جہاں جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جزو ایمان کا لفظ استعمال کیا ہے اسکے معنی وہی ہیں جو حدیث میں ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر کے معنی ہیں۔ اسی کو اسلامی اصطلاح میں کفر دون کفر کہا جاتا ہے اور ایسا کفر کرنے والا امت محمدیہ سے باہر نہیں ہوتا اور اس تشریح کے مطابق ان لوگوں کا فریب بھی کھل جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ عقیدہ بدل لیا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف یہی کہتے ہیں کہ

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

ماہنامہ "انصار اللہ" کا اگست ۶۱ء کا شمارہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہنامہ "انصار اللہ" کا اگست ۶۱ء کا شمارہ حسب معمول اسی ماہ کی ۱۵ تاریخ کو خریدار صاحبان کی خدمت میں پوسٹ کر دیا گیا ہے جن صاحب کو پرچہ موصول نہ ہو وہ براہ کرم دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں دوبارہ پرچہ بھجوایا جا سکے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر بی۔اے (آرٹس) کا داخلہ ۲۱ اگست سے شروع ہوگا۔ درخواستیں کالج کے مجوزہ فارم پر (مع پروویژنل وکیریکٹر سرٹیفکیٹ) ۲۴ اگست تک دفتر میں آجانی چاہئیں فارم داخلہ کالج کے دفتر سے بلا قیمت مل سکتے ہیں۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ڈگری کالج ہے اس کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہو چکا ہے امسال بی۔اے فرسٹ ایر کے تاریخ بفضل ایزدی شاندار رہا ہے۔ بائیس طالبات میں سے ۱۸ کامیاب ہوئیں۔ اور صرف چار نے کمپارٹمنٹ حاصل کی۔

نادار اور مستحق طالبات کی ہر ممکن امداد کی جاتی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴